

اللہ تعالیٰ کرے کہ اس جلسے کے ایسے نتائج ہوں جو احمدیوں کی زندگیوں کو بھی ہمیشہ کے لیے اللہ تعالیٰ سے جوڑنے والے ہوں، ان کے ایمان اور ایقان میں اضافہ ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں

اللہ تعالیٰ تو ہماری کمزوریوں سے صرف نظر فرماتے ہوئے اتنا زیادہ اور ایسے ایسے ذرائع اور طریقے سے ہمیں نوازتا ہے کہ ہم کبھی بھی اس کی شکر گزاری کا حق ادا نہیں کر سکتے

شکر گزاری ہمارا کام ہے، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کے آگے جھکتے چلے جانا ہمارا کام ہے اور جب تک ہم اپنا یہ فرض ادا کرتے چلے جائیں گے، ہر کامیابی کو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل سمجھتے ہوئے کام کرتے رہیں گے ہمارے قدم ان شاء اللہ تعالیٰ آگے بڑھتے رہیں گے

میں کارکنوں کا شکر یہ بھی ادا کرنا چاہتا ہوں... اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔... سب سے بڑھ کر ایم ٹی اے کہ اس نے اس دفعہ دنیا میں نئے انداز میں جلسے کو دنیا سے جوڑا ہے...

جس چیز نے مجھے بہت متاثر کیا ہے ہزاروں افراد ایک مشترکہ مقصد کے لیے ایک مقام پر جمع ہیں، ایک مذہبی لیڈر کے گرد جمع ہیں۔ سب کے سب متحد ہیں سب کا مطمح نظر ایک ہے... جماعت احمدیہ میں جو خلافت کا نظام ہے وہ ایک ایسا نظام ہے جس سے دنیا سبق حاصل کر سکتی ہے

(پروفیسر ڈاکٹر جیا لوٹاں برکینا فاسو)

یقیناً اس دنیا کا مستقبل احمدیت ہے (بیلیز کے ایک شہر کے میٹر)

یہاں پر تمام رضا کاران کی commitment نے مجھے حیران کر کے رکھ دیا ہے۔ واقعی یہ خدائی جماعت ہے اور یہ تمام کام بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ممکن نہیں ہو سکتا (مائیکل ولسن، گھانا)

خوش قسمت ہیں وہ سب کارکنان جو اس طرح خاموش تبلیغ کر رہے ہوتے ہیں۔

باوجود مختلف کلچر رنگ و نسل کے ہر شخص ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح مل رہا تھا جیسے ایک ہی خاندان کے افراد ہوں...

خلیفۃ المسیح نے تو اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام کی باتیں سنائیں اور کہا ان کو سنو اور ان کی پیروی کرو۔ (نمائندہ وزارت مذہبی امور، بیٹی)

آج روئے زمین پر حقیقی بھائی چارے کی جیتی جاگتی تصویر جماعت احمدیہ میں نظر آتی ہے جہاں سب مسکراتے چہرے کے ساتھ بغیر رنگ و نسل کی تمیز کے ایک دوسرے کے ساتھ ایسے مل رہے ہیں جیسے صدیوں سے ایک دوسرے کو جانتے ہوں (سٹریٹ آف انفارمیشن، گیمبیا)

سب سے زیادہ اہم چیز جو میں نے جلسہ سالانہ میں دیکھی وہ نماز تھی (مارکور سپنٹی، اٹلی)

پوری دیانتداری سے یہ ایک بات کہہ رہا ہوں کہ جو نظم و ضبط میں نے جلسے پر دیکھا ہے وہ آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ احمدیوں کا خلیفۃ المسیح سے ایسا پیار ہے جو الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا... اس جلسے میں جو خاص بات میں نے دیکھی ہے وہ قربانی کا جذبہ ہے۔

(گورنر کولڈارینج سینگال)

جس بات نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا ہے وہ جماعت کا اتحاد اور باہمی محبت ہے... ان کے خیال میں ہماری جماعت کے جلسہ کی کامیابی کا راز ہماری یکجہتی ہے جو کہ خلیفہ وقت کے وجود کے ذریعہ سے قائم ہے۔ (ڈاکٹر نیتر سو تو، چلی)

عالمی بیعت کا طریق ہماری عبادت سے ملتا جلتا ہے لیکن میں نے اپنی عبادت میں کبھی ایسی روحانیت نہیں محسوس کی تھی جیسے میں نے عالمی بیعت کے دوران کی تھی (Aly Bear، وائس چیف انڈچمنس کیونٹی، کینیڈا)

دنیا بھر سے جلسہ سالانہ برطانیہ 2023ء میں شامل ہونے والے
 احمدی اور غیر از جماعت مہمانوں کے تاثرات نیز وسیع پیمانے پر جلسہ سالانہ کی کورتج
 خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
 فرمودہ 04/ اگست 2023ء بمطابق 04/ وفا 1402 ہجری شمسی

بمقام بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یو کے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿١﴾

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٢﴾ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿٣﴾ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ﴿٤﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ﴿٥﴾

إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿٦﴾ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ﴿٧﴾

الحمد لله، اللہ تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ جمعے سے اتوار تک

جماعت احمدیہ یو کے کا جلسہ سالانہ کامیابی سے منعقد ہوا،

اختتام پہ پہنچا اور باوجود موسم کی وقتاً فوقتاً خرابی کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے عمومی طور پر ہر لحاظ سے ہر
 انتظام عموماً بغیر کسی بڑی پریشانی کے چلتا رہا اور پھر

اس سال حاضری بھی گذشتہ سال کی نسبت بہت زیادہ تھی۔

اس پر ہم جتنا بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کم ہے کہ اس نے ہمارے جلسے کو برکتوں سے بے انتہا بھرا اور
 اسے ہر ایک نے محسوس کیا چاہے وہ احمدی مہمان تھے یا غیر از جماعت مہمان تھے جو مختلف ممالک سے
 آئے ہوئے تھے۔ ہم تو کمزور ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے ہی ہمارے کام ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ
 کے فضلوں کی بارش جماعت پر اس طرح ہوتی ہے جس کا شمار ہی ممکن نہیں۔ ہم تو اللہ تعالیٰ کی اس بات
 کا ہمیشہ اور ہر وقت مشاہدہ کرتے ہیں کہ وَإِنْ تَعَدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا۔ إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ
 (انحل: 19) کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو اسے احاطے میں نہ لاسکو گے یقیناً اللہ تعالیٰ بہت
 بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ پس

اللہ تعالیٰ تو ہماری کمزوریوں سے صرف نظر فرماتے ہوئے اتنا زیادہ اور ایسے ایسے ذرائع
 اور طریقے سے ہمیں نوازتا ہے کہ ہم کبھی بھی اس کی شکر گزاری کا حق ادا نہیں کر سکتے

لیکن ہمیں اللہ تعالیٰ کا یہ حکم بھی ہے کہ تم اس کا شکر ادا کرتے چلے جاؤ اور جب تم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے چلے جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اور بھی نوازتا چلا جائے گا۔ پس

شکر گزاری ہمارا کام ہے، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کے آگے جھکتے چلے جانا ہمارا کام ہے اور جب تک ہم اپنا یہ فرض ادا کرتے چلے جائیں گے، ہر کامیابی کو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل سمجھتے ہوئے کام کرتے رہیں گے ہمارے قدم ان شاء اللہ تعالیٰ آگے بڑھتے رہیں گے۔

پس اس جلسے کی کامیابی کی سب سے پہلی شکر گزاری تو ہمیں اللہ تعالیٰ کی کرنی چاہیے اور جو انتظامی لحاظ سے کمزوریاں رہ گئی ہیں اس کے لیے بھی اس سے بخشش طلب کرنی چاہیے۔ اسی طرح شاملین کو بھی اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ اس نے ہمیں موقع دیا اور ہم جلسے میں شامل ہو کر اپنی روحانی اور علمی پیاس بجھاتے رہے۔ عمومی طور پر سب کام آسان ہوئے باوجود اس خوف کے کہ کووڈ کی بیماری ابھی پورے طور پر ختم نہیں ہوئی، عمومی طور پر اتنے بڑے مجمع کے باوجود اللہ تعالیٰ نے حفاظت میں رکھا۔ اللہ تعالیٰ بعد میں بھی سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ بعض لوگوں کو جلسہ کے بعد فوری طور پر بھی نہیں بلکہ جلسے کے دو تین دن گزرنے کے بعد اس بیماری کا حملہ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت و سلامتی سے نوازے۔ بہت کم ایسے لوگ ہیں جو میرے علم میں آئے ہیں اور اب جو اس وبا سے بیمار ہو رہے ہیں وہ میرے خیال میں تو جلسے کا اثر نہیں ہے بلکہ عمومی طور پر حکومت کی طرف سے یہ اعلان ہے کہ بعض جگہ کیسیز بڑھ رہے ہیں لیکن اب یہ اسی طرح ہے جس طرح دوسری بیماریاں بڑھتی اور کم ہوتی رہتی ہیں۔ بہر حال اللہ تعالیٰ ہر مریض کو شفا عطا فرمائے۔

اب

میں کارکنوں کا شکر یہ بھی ادا کرنا چاہتا ہوں۔

اس دفعہ عموماً سب نے بہت اعلیٰ رنگ میں اپنے فرائض ادا کیے اور غیر معمولی طور پر مسکراتے ہوئے جیسا کہ میں نے شروع میں ان کو کہا تھا تلقین کی تھی اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

ہر شعبے کے کارکن کی اپنے شعبے کے کام کو سرانجام دینے میں اس دفعہ خاص طور پر مہارت نظر آرہی تھی، لجنہ کی طرف بھی، مردوں کی طرف بھی۔ ہر سال لجنہ کی طرف سے کھانا کھلانے اور کھانے کی دستیابی کے بارے میں شکایات ہوتی تھیں لیکن اس دفعہ یہ شکایت نہ ہونے کے برابر ہے اور جو کھانے کی مارکی اور دوسرے ضروری انتظامات کے لیے اس دفعہ جگہ بدل کر ایک حصے میں ہی لجنہ کو تمام سہولیات مہیا کی گئی تھیں اس کو بھی عمومی طور پر خواتین نے پسند کیا ہے۔ اگر کوئی کمی رہ گئی ہے تو وہ ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ دور کرنے کی کوشش ہوگی۔

اسی طرح ٹریفک کا شعبہ ہے۔ کھانا پکانے کا شعبہ ہے۔ روٹی پلانٹ ہے۔ سیکورٹی ہے۔ صفائی کا کام ہے۔ پھر

سب سے بڑھ کر ایم ٹی اے کہ

اس نے اس دفعہ دنیا میں نئے انداز میں جلسے کو دنیا سے جوڑا ہے۔

بہر حال تمام شعبوں میں جن کے میں نے نام لیے یا نہیں لیے مردوں اور عورتوں نے بہت محنت سے اپنے فرائض سرانجام دیے۔ پس

ان سب کا میں شکریہ بھی ادا کرتا ہوں۔

آئے ہوئے غیر مہمانوں نے بھی سب کارکنوں کی محنت اور خوش اخلاقی کو دیکھ کر غیر معمولی حیرت کا اظہار کیا اور یہ ایک خاموش اور عملی نمونہ ایسا تھا جو تبلیغ کا ذریعہ بنتا ہے جو ہمارے کارکنوں نے کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزا دے۔

شعبہ جلسہ سالانہ کو صرف میں ایک بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ پانی جلسہ ختم ہوتے ہی فوراً بند کر دیتے ہیں اور غسل خانوں میں پانی مہیا نہیں ہوتا وہ کم از کم ان کو بارہ گھنٹے تک جاری رکھنا چاہیے۔ اس کے علاوہ عمومی طور پر انتظام بہتر تھے۔

غیر جو باہر سے مختلف ممالک سے آئے ہوئے تھے ان میں غیر مسلم بھی تھے ان کے احساسات کیا تھے۔ جلسے کے انتظام اور جلسے کو دیکھ کر کس طرح وہ متاثر ہوئے۔ اس کے

چند تبصرے

پیش کر دیتا ہوں، سارے تو ممکن نہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر جیا لو ژاں (Djialo Jean) برکینا فاسو کے بہت معروف آئی سپیشلسٹ ہیں، میڈیکل یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں اور آرمی میں حاضر سروس کرنل ہیں۔ ہمارے آئی انسٹیٹیوٹ میں بھی آتے رہتے ہیں۔ انہوں نے پہلی بار شرکت کی توفیق پائی۔ کہتے ہیں میں نے پہلی دفعہ جلسے میں شرکت کی۔ سب سے پہلے

جس چیز نے مجھے بہت متاثر کیا ہے ہزاروں افراد ایک مشترکہ مقصد کے لیے ایک مقام پر جمع ہیں، ایک مذہبی لیڈر کے گرد جمع ہیں۔ سب کے سب متحد ہیں، سب کا مطمح نظر ایک ہے۔

پھر غیر معمولی انتظامات کر لینا اور مختلف النوع لوگوں کا ایک مقام پر اکٹھے ہونا حیران کن ہے۔ میں نے ان لوگوں میں گھل مل کر دیکھا پتہ کرنے کے لیے کہ واقعی حقیقت بھی ہے کہ صرف بناوٹ ہے لیکن مجھے کسی ایک فرد کے چہرے پر بھی بیزاری نظر نہیں آئی۔

مختلف علاقوں، قوموں اور ملکوں کے متفرق شعبوں سے منسلک الگ الگ معاشرتی طبقات سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا ایک مقصد کے لیے ایک مقام پر ایک ہاتھ پر اکٹھے ہو جانا غیر معمولی واقعہ ہے۔ پس احمدی شاملین جلسہ اس طرح غیروں میں عملی تبلیغ بھی کر رہے ہوتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں تقاریر کا معیار بہت اعلیٰ تھا۔ یہ تقاریر ہمیں تعلیم دینے، ایک مقصد اور ایک سمت مہیا کرنے میں بہت مدد دینے والی تھیں۔ خلیفہ وقت کی تقاریر بھی میں نے سنی۔ قرآنی آیات کی روشنی میں آپ نے تعلیمات بیان کیں اور کہتے ہیں مجھے احساس ہے کس قدر اب دنیا کو ضرورت ہے خدا تعالیٰ کے پیغام کو سمجھنے کی اور اس پیغام کو سمجھنے کے لیے کسی ایسے شخص کی ضرورت ہے جو مدد بھی کرے۔ اس لیے

جماعت احمدیہ میں جو خلافت کا نظام ہے وہ

ایک ایسا نظام ہے جس سے دنیا سبق حاصل کر سکتی ہے۔

کہتے ہیں ایک اور بات جو میں نے دیکھی وہ

احمد یوں کا خدا تعالیٰ اور اپنے امام کے ساتھ غیر معمولی وفا کا تعلق ہے۔

سب اکٹھے ہیں، سب ایک دوسرے کے ساتھ ایک وجود کی طرح ہیں اور اپنے امام پر زیادہ اعتماد کرنے والے ہیں کہ وہ ہم کو راہ راست دکھانے والا ہے۔ کہتے ہیں اب یہ جلسہ دیکھ کے میرا تو ارادہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی تو ہر سال جلسے میں شامل ہوں گا کیونکہ یہاں تین دنوں میں خدا تعالیٰ سے تعلق اور انسانیت کے متعلق باتیں ہوتی ہیں اس لیے ضروری ہے کہ میں بھی یہ باتیں سیکھوں۔

پھر

امریکہ سے ایک معروف سینئر لاء پروفیسر

ہیں ڈاکٹر بریٹ شارفس (Brett Scharffs) انہوں نے جلسے میں شرکت کی۔ کہتے ہیں یہاں آ کر اتنا بڑا مجمع دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ اور لوگوں کے درمیان تعاون کا خصوصی ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے دنیا بھر میں بہت سی ایسی تقریبات کا خود بھی انتظام بھی کیا ہے جہاں رجسٹریشن کی کارروائی بھی ہوتی ہے لیکن جلسہ سالانہ پر جس منظم طریق پر رجسٹریشن کے معاملات کو چند منٹ میں طے کیا جا رہا تھا ایک حیران کن منظر تھا۔ میں ابھی یہاں آ کر دفتر میں بیٹھا ہی تھا کہ چند منٹ لگے اور ہر چیز تیار ہو کر مجھے دے دی گئی۔ پھر مجھے بتایا گیا کہ آنے والوں، مہمانوں کی رجسٹریشن اور دیگر ضروری کارروائی پہلے سے ہو جاتی ہے تاکہ مہمان کو کم از کم انتظار کرنا پڑے۔ رجسٹریشن کے کارکنان نے بھی ماشاء اللہ خوب حق ادا کیا۔ کہتے ہیں مہمان نوازی بہت اچھی تھی۔ اتنی ٹریفک ہونے کے باوجود والنٹیئرز جس طرح یک جہتی سے تعاون کرتے ہوئے کام کر رہے تھے ناقابل فراموش تجربہ ہے۔ غرض کہ جہاں جہاں بھی جس کارکن سے بھی واسطہ پڑا ہر ایک کی انہوں نے تعریف کی ہے۔

بیلیز (Belize) کے ایک شہر کے میئر

آئے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی زندگی میں کبھی اتنے پُر امن لوگ نہیں دیکھے جو اتنے پیار کرنے والے اور پُر امن ہوں۔ میں یقین نہیں کر سکتا کہ کچھ لوگ اسلام کو دہشت گردی سے تشبیہ دیتے ہیں۔ میں نے جو روحانی ماحول یہاں دیکھا ہے اور لوگوں کا آپس میں معیار اور محبت اور حسن

سلوک وہ یقیناً قابل تعریف ہے۔ کہتے ہیں میں تو خواہش رکھتا ہوں اگلے سال پھر جلسے پہ آؤں اور ایک میسر کی حیثیت سے نہ آؤں بلکہ ایک والنٹیئر کی حیثیت سے آؤں، اتنا مجھے انسپائر (inspire) کیا ہے والنٹیئر نے، کام کرنے والوں نے۔ اور کہتے ہیں میں بھی ایسی شاندار جلسے کی انتظامیہ کا حصہ بنا چاہتا ہوں۔ ایسا عظیم جلسہ میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ پھر کہتے ہیں

یقیناً اس دنیا کا مستقبل احمدیت ہے۔

پس یہ حقیقی اسلام ہے جو جماعت پیش کرتی ہے جس سے غیر متاثر ہوتے ہیں۔

گھانا

کے ایک دوست ہیں مائیکل ولسن۔ ایک ادارہ ہے کونسل برائے سائنسی و صنعتی تحقیق جو کہ ماحولیاتی سائنس اور ٹیکنالوجی کی وزارت کے تحت ہے اس کے چیف ٹیکنالوجسٹ کے طور پر کام کرتے ہیں۔ ان کو مختلف ممالک میں کانفرنسز میں شامل ہونے کا موقع ملتا رہتا ہے۔ جلسے میں شامل ہوئے۔ جلسے سے قبل بات چیت کے دوران انہوں نے انتظامات کو دیکھ کر کہا کہ جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں، اب تک جو میں نے دیکھا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر کبھی ممکن نہیں ہو سکتا۔ جمعہ کے روز جلسہ گاہ پہنچے تو بار بار یہ کہتے رہے کہ

یہاں پر تمام رضا کاران کی commitment نے مجھے حیران کر کے رکھ دیا ہے۔

واقعی یہ خدائی جماعت ہے اور یہ تمام کام بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ممکن نہیں ہو سکتا۔

یہاں پر بہت ہی ڈسپین اور پیارا ماحول ہے۔ سب رضا کار پڑھے لکھے ہیں۔ بعض ان میں سے کنسلٹنٹ بھی ہیں لیکن جلسے پر کارپنٹری اور صفائی کا کام کر رہے تھے۔ اگر ان رضا کاروں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف نہ ہو تو کبھی ایسا معیاری کام نہ ہو سکے۔ پس

خوش قسمت ہیں وہ سب کارکنان جو اس طرح خاموش تبلیغ کر رہے ہوتے ہیں۔

پھر عالمی بیعت سے بڑے متاثر ہوئے۔ کہتے ہیں میں جلسے سے پہلے نہیں جانتا تھا کہ احمدیت کیا ہے لیکن اب میں جان گیا ہوں اور مجھے لگتا ہے کہ اب میں ہر سال آؤں گا۔ اور پھر انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ گھانا جماعت کو توجہ دلانی چاہیے کہ گھانا میں جماعت کو مزید تعارف کروانا چاہیے، ابھی بھی بہت کمی ہے۔

ہیٹی (Haiti)

سے مسٹر یو ایل ٹیورین (Joel Turenne) جو وزارت مذہبی امور ہیٹی کے نمائندے تھے جلسہ سالانہ یو کے میں شامل ہوئے۔ کہتے ہیں میں پہلی دفعہ جلسے میں شریک ہوا۔ میرے لیے یہ تجربہ بہت ہی متاثر کن اور پُرسرت رہا۔ انتظامات بہت ہی اچھے ہیں۔ باوجود چالیس ہزار سے زائد افراد کے اجتماع کے کسی بھی قسم کی بد نظمی نظر نہیں آئی۔ ہر شخص ایک دوسرے کے ساتھ مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ مل رہا تھا۔ ہر ایک اس کوشش میں نظر آ رہا تھا کہ مجھ سے کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچے بلکہ ہر شخص ایک دوسرے کے آرام کا خیال رکھ رہا تھا۔ یہ بات میں نے اور کسی مذہب یا دنیوی اجتماع میں نہیں دیکھی اور یہی جلسے کا ایک مقصد ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے۔ (ماخوذ از شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395)

کہتے ہیں کہ

باوجود مختلف کلچر، رنگ و نسل کے ہر شخص ایک دوسرے کے ساتھ

اس طرح مل رہا تھا جیسے ایک ہی خاندان کے افراد ہوں۔

ایک ہی قسم کا کھانا روزانہ مختلف اقوام کے لوگ ایسے کھا رہے تھے جیسے یہ کھانا ان سب کا مرغوب کھانا ہے۔ کہتے ہیں (تجسس تھا ان کو) کہ میں نے افریقہ سے آئے ہوئے ایک مہمان سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ کسی بھی معاملے میں کوئی اعتراض یا تحفظات تم لوگوں کے نہیں ہیں تو اس افریقن نے بتایا کہ یہاں جلسے میں ہم صرف اللہ کی رضا کی خاطر اور خلیفہ وقت کو دیکھنے سننے اور ملاقات کے لیے آتے ہیں اس لیے باقی سب دنیاوی چیزیں ہمارے لیے کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ کہتے ہیں اس چیز نے مجھے بہت متاثر کیا۔ پھر جماعت کی انہوں نے تعریف کی ہے کہ جماعت باوجود مخالفت کے دنیا میں امن پھیلانے کی کوشش کر رہی ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ احمدیوں کے درمیان کسی بھی قسم کا امتیازی سلوک نہیں ہے۔ سب برابر تھے میں نے پہلی دفعہ یہ دیکھا۔ تمام طبقات عمر کے افراد رضا کارانہ طور پر مختلف خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ ٹریفک کنٹرول ہے۔ پارکنگ ہے۔ کیٹرنگ ہے۔ واٹر سپلائی ہے۔ نظم و ضبط ہے۔ ہر

ایک اپنے خدمت کے جذبے سے سرشار تھا۔ کہتے ہیں میں نے تو احمدیوں میں بیشمار خوبیاں دیکھی ہیں جو آج تک مجھے کہیں اور نظر نہیں آئیں۔

کہتے ہیں میں نے بہت سے مذہبی سکالرز کی تقاریر سنی ہیں اور دیکھا ہے اور ہر کوئی اپنے ہی بارے میں کہتا ہے کہ میری بات سنو لیکن

خليفة المسيح نے تو اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام کی

باتیں سنائیں اور کہا ان کو سنو اور ان کی پیروی کرو۔

کہتے ہیں یہ بات میرے لیے بڑی حیران کن تھی۔ تینوں دن یہ جلسہ گاہ میں بیٹھ کے تقاریر سنتے رہے بلکہ بہت سارے احمدیوں سے زیادہ توجہ سے سنیں اور توجہ اس لیے کہ مختلف تقریروں کے نوٹس لیتے رہے ہیں۔ اپنی ڈائری بنائی تھی، پورے نوٹس لیتے رہے اس پہ اور جہاں کوئی بات سمجھ نہیں آتی تھی وہ ساتھ والے سے پوچھتے رہتے تھے کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ کہتے ہیں کہ بے شک میں احمدی نہیں ہوں لیکن اس جلسے میں شرکت کے بعد اب میں جماعت احمدیہ کا بھی وکیل ہوں اور میں جہاں بھی مسلمانوں کا ذکر ہو گا بتاؤں گا کہ اصل اور باعمل مسلمان احمدی ہی ہیں اور میں آپ کا دفاع کروں گا۔

اسی طرح لقمان حکیم الدین صاحب ہیں

سابق وزیر مذہب انڈونیشیا

کہتے ہیں جلسے میں شامل ہو کر بہت فخر محسوس ہوا اور آپ کا نعرہ 'محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں' جو ہے اس کو میں نے لندن ایئر پورٹ سے دیکھنا شروع کیا اور جلسہ گاہ تک اور جلسے کے دنوں میں یہی کچھ دیکھتا رہا۔ ہر جگہ اعلیٰ مہمان نوازی کا مظاہرہ دیکھا۔ بھائی چارے کا بہت مضبوط رشتہ دیکھا۔ ہر طرف ایک دوسرے سے ملنے، مسکراہٹیں بکھیرنے، مبارکبادیں دینے دعائیں بانٹنے کا نظارہ میں دیکھتا رہا۔

گیمبیا

جلسے میں شامل ہوئے وہاں کے منسٹر آف انفارمیشن لائین ایس آئی جامے صاحب کہتے ہیں میں جلسہ سالانہ 2023ء کے تمام انتظامات سے بہت متاثر ہوا۔ اس سے بھی زیادہ حیران کن وہ رضا کار تھے

جو بے لوث ہو کر اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دے رہے تھے اور نظم و ضبط کو قائم رکھے ہوئے تھے۔ اتنا بڑا اجتماع اور کوئی ایک بھی واقعہ دیکھنے میں نہیں آیا جہاں دھکم پیل ہو رہی ہو یا کوئی لڑائی جھگڑا ہو رہا ہو اور سارے انتظامات احسن طریقے سے کیے گئے۔ ان میں کوئی رخنہ نظر نہیں آتا تھا۔ کہتے ہیں ایک اُوربات جو میں نے مشاہدہ کی وہ احباب جماعت کا اپنے امام سے محبت کا تعلق ہے جس کی اُور کہیں نظیر نہیں ملتی۔ کہتے ہیں میں اس بات کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ

آج روئے زمین پر حقیقی بھائی چارے کی جیتی جاگتی تصویر جماعت احمدیہ میں نظر آتی ہے جہاں سب مسکراتے چہرے کے ساتھ بغیر رنگ و نسل کی تمیز کے ایک دوسرے کے ساتھ ایسے مل رہے ہیں جیسے صدیوں سے ایک دوسرے کو جانتے ہوں۔

پھر جماعت احمدیہ کی گیمبیا میں جو خدمات ہیں ان کے بارے میں انہوں نے لکھا کہ ہم بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

پھر گیمبیا سے ایبریمہ جی سنکارے (Ebrima G. Sankarreh) حکومت کے ترجمان ہیں۔ صدر مملکت کے مشیر برائے ڈیاسپورا (diaspora) ہیں۔ کہتے ہیں جلسہ کا جو سارا انتظام تھا اس کی کامیابی کی منہ بولتی تصویر تھا۔ تمام شاملین کا نظم و ضبط، باہمی اخوت اور محبت کا جذبہ قابل دید تھا۔ تمام خطابات اور تقاریر معرفت سے پُر تھے۔ مقررین نے باہمی محبت اور پر امن معاشرہ قائم کرنے کی تلقین کی۔ اور پھر کہتے ہیں خلیفہ وقت نے جو افتتاحی اور اختتامی خطاب میں معاشرے کے کم تر اور غریب لوگوں سے حسن سلوک کرنے کی ہدایات دیں اس سے بھی بڑا متاثر ہوا۔ کہتے ہیں ذاتی طور پر مجھے معاشرے کے مختلف طبقات کے بوڑھے اور نوجوان لوگوں سے مل کر اس بات کی امید تازہ ہوئی ہے (یہ پرسنل، ذاتی طور پر ملتے بھی رہے ہیں لوگوں سے) کہ آجکل کی مشکلات کے باوجود دنیا کا مستقبل روشن ہے اور ایسے لوگ ملے ہیں جو دنیا کو تمام بنی نوع انسان کے لیے پر امن جگہ بنانے کے لیے کوشاں ہیں۔ کہتے ہیں مجھے یہ نظام دیکھ کر بھی حیرت ہوئی کہ کس طرح جماعت مختلف ممالک سے آئے ہوئے چالیس ہزار سے زائد مہمانوں کی مہمان نوازی کر رہی ہے۔ حرف آخر یہ کہ

نوجوان طبقے کا جوش و ولولہ اور رضا کارانہ خدمت کا جذبہ سب سے زیادہ متاثر کن تھا۔

ان کے نظم و ضبط، اتھارٹی کی عزت اور بے لوث خدمت نے میرے ذہن پر ان مٹ نغوش چھوڑے ہیں اور دنیا کا مستقبل روشن ہے کیونکہ ایسے نوجوان دنیا کو بہترین جگہ بنانے کے لیے کوشاں ہیں۔ پس ہمارے نوجوانوں کا جو اثر ہے یہ بھی ان غیروں پہ پڑتا ہے جو ایک خاموش تبلیغ ہے۔

لوئس کارلوس داسیلوا (Luiz Carlos da Silva) اخباری نمائندہ تھے، پیٹرولپولس برازیل سے آئے تھے۔ کہتے ہیں سب کچھ بہت پسند آیا۔ ایک سواٹھارہ ملکوں کے لوگوں کا ایک جگہ بھائی چارے کے ماحول میں اکٹھا رہنا کسی دوسرے کے بس کی بات نہیں۔ لوگوں کا آپس میں عزت، اخلاق اور خوش دلی اور ہمدردی سے ملنا مجھے تو بہت اچھا لگا۔ پھر انہوں نے جلسے کے پروگراموں کی تعریف کی ہے۔ پھر مہمانوں کے لیے ٹرانسپورٹ کے انتظامات کا بھی انہوں نے کہا ہے بڑا اچھا انتظام تھا۔ کہتے ہیں غیر معمولی بات تھی۔ پھر کہتے ہیں کہ ایک بات میں کہنا چاہوں گا اتنے بڑے جلسہ میں جن ہزاروں لوگوں کو کام کرتے دیکھا ان میں کسی بھی قسم کی بناوٹ نہیں تھی۔ پھر انٹیسٹرز کہ کس طرح بے لوث ہو کر خدمت کر رہے تھے بلکہ سب کو ایک جوش اور جذبے سے کام کرتے دیکھا۔

پھر

سپین

کے وفد میں ایک شامل تھے جو پیشے کے لحاظ سے تاریخ دان ہیں، وہ آرکیوسٹ (Archivist) بھی ہیں اور قرطبہ کی الاندلس لائبریری میں کام کرتے ہیں۔ کہتے ہیں جلسہ سالانہ کی دعوت پر میں آیا ہوں بڑا شکر گزار ہوں۔ میں نے آپ سے اسلام اور اسلامی کلچر کے متعلق بہت کچھ سیکھا ہے اور آپ لوگوں نے بڑی مہمان نوازی سے رکھا، بہت عزت دی۔ میں کبھی نہیں بھلا سکتا۔ مختلف مذاہب اور ثقافت سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اتنی بڑی تعداد میں ایک ساتھ جمع ہوتے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ یقیناً یہ سب لوگ اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر ہی یہاں جمع تھے۔ کہتے ہیں جماعت احمدیہ آج کے دور میں واقعہ عزم و ہمت اور جدوجہد کا ایک اعلیٰ نمونہ قائم کیے ہوئے ہے اور اس نمونے کو میں روزانہ اپنی روزمرہ زندگی میں اپنے سامنے رکھوں گا۔ میرے لیے بھی یہ سبق ہے۔

اٹلی

کے ایک صحافی آئے ہوئے تھے مارکوس سپنٹی (Marco Respinti)۔ ایک اخبار کے چیف ایڈیٹر ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے جلسے کے بارے میں پہلے بھی سنا اور پڑھا تھا مگر اس میں شرکت بالکل ایک الگ قسم کا تجربہ ہے۔ میں رضا کاران کے کام کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک اور چیز جو دیکھنے میں آئی وہ بہترین قسم کا نظم و ضبط تھا جو اتنی بڑی تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے بہت مشکل کام ہے۔ کہتے ہیں اتنے بڑے پیمانے پر نظم و ضبط اور اس صفائی کا انتظام کوئی معمولی بات نہیں مگر

سب سے زیادہ اہم چیز جو میں نے جلسہ سالانہ میں دیکھی وہ نماز تھی۔

ہر شخص کے لیے نماز ایک خاص حیثیت کی حامل تھی۔ کہتے ہیں حالانکہ میں مسلمان نہیں ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح احمدی نماز پڑھتے ہیں یہ ہر انسان کا سب سے پہلا فرض ہے۔ مجھے وہاں ہزاروں لوگوں کی لگن اور سنجیدگی کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ کہتے ہیں صحافی ہونے کے ناطے میں بہت سارے لوگوں کو ملا۔ نئے لوگوں کو، پرانے لوگوں کو، کئی واقف بھی مجھے مل گئے اور پھر مجھے جماعت احمدیہ کی تاریخ کے بارے میں بھی بہت کچھ پتہ لگا۔

سینگال

کے کولڈاریجن کے گورنر سیرانداؤ صاحب بھی شامل ہوئے۔ کہتے ہیں میں جلسہ میں پہلی دفعہ شامل ہوا پوری دیانتداری سے یہ ایک بات کہہ رہا ہوں کہ جو نظم و ضبط میں نے جلسے پر دیکھا ہے وہ آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ احمدیوں کا خلیفہ المسیح سے ایسا پیار ہے جو الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔

میں نے بطور گورنر بہت سفر کیا ہے لیکن ایسے پیار کی نظیر کبھی نہیں دیکھی۔ کہتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس پڑھے وہ بھی میرے دل میں گھر کر گئے ہیں۔ میرے دل پر ان کا بڑا اثر ہوا ہے۔ کہتے ہیں

اس جلسے میں جو خاص بات میں نے دیکھی ہے وہ قربانی کا جذبہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسے کے مقاصد میں سے ایک یہ بھی مقصد بتایا تھا کہ ایک دوسرے

کی خاطر قربانی کرو۔ (ماخوذ از شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395) جو انہوں نے دیکھا۔ کہتے ہیں ہر شخص دوسرے کو اپنے اوپر ترجیح دیتا ہے۔ کہتے ہیں میں نے زمانہ طالب علمی میں خلافت کے بارے میں سنا تھا لیکن حقیقی اور سچی خلافت کا مشاہدہ صرف جماعت احمدیہ میں ہی کیا ہے۔ تمام امت مسلمہ اگر جماعت احمدیہ کی پیروی کرے تو یقیناً مسلمان کامیاب ہو جائیں گے۔

کو لمبیا

کے ایک مہمان تھے، روزو ویلنیشیا (Rozo Valencia) صاحب کہتے ہیں میں یہاں کا پرائمن ماحول، بھائی چارہ، محبت، خلیفہ وقت کے پرمعارف خطابات اور افراد جماعت کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا ہوں۔ جلسہ سالانہ میں جو کچھ میں نے دیکھا اس سے مجھے امید اور حوصلہ ملتا ہے کہ ہمیں یقین کرنا چاہیے کہ مشکل وقت کے باوجود حالات بہتر ہو سکتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ خلیفہ کے پیغام میری روح تک پہنچتے ہیں کیونکہ امن ایک انتہا بلکہ بہتر زندگی کا ذریعہ بھی ہے۔ پھر رضا کاروں کی انہوں نے بڑی تعریف کی ہے۔ حیرت انگیز انتظام تھا۔ مہمان نوازی حیرت انگیز طور پر ہے۔ کہتے ہیں مسکراہٹ ہر جگہ مجھے نظر آئی۔ کہتے ہیں جلسہ سالانہ کی رضا کارانہ خدمات دنیا کے لیے ایک نمونہ اور متلاشیان خدا کے لیے محبت کا سبق ہے۔

پھر

ارجنٹائن کے یو کے میں مقرر سفیر

خاویئر فگروا (Javier Figueroa) نے جلسے کے پہلے دن شرکت کی۔ جلسے کے انتظام اور ماحول سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے بعد میں ارجنٹائن اور آس پاس کے لیٹن امریکن (Latin American) ممالک کے وفود جنہوں نے جلسے میں شرکت کی تھی ان سب کو باقاعدہ ایک تقریب کے لیے اپنے سفارت خانے میں دعوت دی تا کہ دوسرے ممالک کے سفراء اور ان کے اپنے سفارت خانے میں متعین ڈپلومیٹس کو بھی جلسے کے انعقاد سے متعارف کرایا جائے۔ یہ جماعت کی تعلیمات اور بالخصوص عملی کردار سے بہت متاثر ہوئے اور خود ہی اس خواہش کا اظہار کیا کہ یہ بھرپور معاونت کے لیے تیار ہیں اور بالخصوص سیاسی طبقہ اور ڈپلومیٹس کو بھی جماعت کا تعارف کروانے کی

کوشش کریں گے۔

چلی (Chile)

سے تین افراد آئے ہوئے تھے، یہ ایک عیسائی تنظیم کے لوگ ہیں۔ ان میں سے ڈاکٹر نیسٹر سوتو (Nestor Soto) عیسائی پریسٹ ہیں، تھیولوجین (Theologian) بھی ہیں۔ ایک عیسائی تنظیم کے چلی میں بانی ہیں۔ کہتے ہیں

جس بات نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا ہے وہ جماعت کا اتحاد اور باہمی محبت ہے۔ کہنے لگے میں چالیس سال سے دنیا بھر میں مختلف عیسائی تقریبات میں شرکت کر رہا ہوں لیکن جماعت احمدیہ کے جلسے جیسی اس قدر وسیع تقریب اور وہ بھی جو صرف رضا کارانہ کارکنان پر مشتمل ہو میں نے کہیں نہیں دیکھی۔ بڑے اثر و رسوخ والے آدمی ہیں۔ امریکہ کے پریزیڈنٹ اور امریکہ کی حکومت کے ساتھ بھی ان کے رابطے ہیں اور وہاں بھی یہ دنیا کے مذہبی لوگوں کو اکٹھا کر کے مذہبی میٹنگز منعقد کرواتے ہیں۔ کہنے لگے کہ

ان کے خیال میں ہماری جماعت کے جلسہ کی کامیابی کاراز ہماری یکجہتی ہے جو کہ خلیفہ وقت کے وجود کے ذریعہ سے قائم ہے۔

(اور خلافت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے قائم ہے)۔ موصوف نے کہا کہ ان کی رائے میں یہ ایک معجزہ ہی ہے کہ جماعت کے قیام کو ایک سو تیس سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے اور ابھی تک ہم میں بڑے باہمی تفرقے اور فرقہ بازیاں وقوع میں نہیں آئیں۔ کہنے لگے کہ ہمارے اوانجیلیکل (Evangelical) عیسائی تنظیموں اور اسی طرح دیگر اسلامی تنظیموں میں سب سے بڑی کمزوری ہی لیڈرشپ کے حصول کے لیے باہمی جھگڑے اور اختلافات ہیں۔ کہنے لگے اس کے برعکس آپ کے جلسے کے انتظام اور تقریبات کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی جماعت ایک جسم کی طرح ہے۔ خلیفہ وقت اس جسم کا سر اور دماغ ہے اور باقی جماعت ایک جسم کے اعضاء کے مترادف ہیں جو دماغ کے سگنل اور اشارے کے تحت حرکت کر رہے ہیں۔ پس خلافت کی اس اہمیت کا اندازہ یہ غیر بھی لگاتے ہیں۔

سپین

سے ایک زیر تبلیغ دوست ایلوئے پیریز (Eloy Perez) صاحب کہتے ہیں: اس جلسے میں میرے ساتھ بادشاہ سے بہتر سلوک کیا گیا۔ بہت خیال رکھا گیا۔ ہر وقت گھر کا ماحول محسوس کیا۔ جماعت احمدیہ کے رضا کاروں کا چالیس ہزار سے زیادہ لوگوں کی خدمت کرنا ایک معجزہ ہے۔ تصویری نمائشوں میں شرکت کے دوران میں نے احمدی کمیونٹی کے بارے میں بہت کچھ سیکھا۔ یہ متحرک اور زندہ تاریخ کا ایک حصہ تھا۔ تقریب کے دوران میں نے بھائی چارے کے ماحول کو محسوس کیا۔ کہتے ہیں آپ کو میں یقین دلاتا ہوں کہ میں اللہ سے جڑا ہوں حالانکہ میں مسلمان نہیں ہوں لیکن اللہ مختلف مذاہب میں مشترک ہے۔ بلاشبہ اللہ آپ کے ساتھ اور تمام احمدیوں کے ساتھ جلسے کے دوران نظر آیا اور اتوار کو احمدی برادری کو اپنے ایمان کی تجدید کرتے ہوئے دیکھ کر میں بہت متاثر ہوا۔ ان میں سے اکثر جذبات اور خوشی سے رو رہے تھے۔ مجھے وہ تقریریں پسند ہیں جو کی گئی تھیں جہاں میں اپنے ساتھ وہی مخصوص پیغامات لے کر گیا تھا جیسے ہمدردی کے بغیر مذہب مذہب نہیں ہے۔ جو مسلمان بنی نوع انسان پر رحم نہیں کرتا وہ مسلمان یا اللہ کا پیروکار نہیں ہے۔ مسجد میں امیر اور غریب میں کوئی فرق نہیں ہے۔ میں اعتراف کرتا ہوں کہ جو چیز مجھے سب سے زیادہ پسند آئی وہ (پھر مجھے لکھا ہے انہوں نے کہ) آپ سے ذاتی طور پر ملنا ہے اور پھر انہوں نے خواہش ظاہر کی تھی کہ میری ٹی شرٹ پر دستخط بھی کر دیں پھر دستخط کروا کے لے گئے۔

کینیڈا

سے Kyle Seeback ایک ممبر آف پارلیمنٹ ہیں۔ کہتے ہیں جلسہ میں آنا میرے لیے ایک شاندار بات تھی جہاں اپنے مذہب کے ساتھ وفاداری اور والنٹیئرزم کا سبق ملتا ہے۔ پھر جو جماعت احمدیہ پر ظلم ہو رہے ہیں اس کے بارے میں کہا کہ سب دنیا کو اس کے خلاف کھڑا ہونا چاہیے اور احمدی برادری کی مدد کرنی چاہیے، احمدی وکلاء کی مدد کرنی چاہیے۔ احمدیہ مساجد کو مسمار کیا جا رہا ہے اس بارے میں ہمیں آواز اٹھانی چاہیے۔ اس کے بعد ایک ڈائری لے کے آئے تھے کہ باتوں کے نوٹس لوں گا لیکن کہتے ہیں باتیں سننے میں ہی میں اتنا محو ہو گیا کہ مجھے نوٹس لینے یاد نہیں رہے۔

کینیڈا

سے انڈجنس قوم کی وائس چیف Aly Bear خاتون ہیں، کہتی ہیں یہ میرے لیے بہت خوش کن بات تھی کہ میں اس سال اپنے کئی اور انڈجنس راہنماؤں کے ساتھ جلسے پر آئی۔ میرے لیے عالمی بیعت کی تقریب بہت جذباتی موقع تھا۔ میں نے اپنی زندگی میں کبھی ایسی تقریب نہیں دیکھی جو ہر انسان کو ایک دوسرے کے قریب کر دیتی ہے۔ سب لوگ جذباتی تھے اور میں بھی جذبات سے رو رہی تھی۔

عالمی بیعت کا طریق ہماری عبادت سے ملتا جلتا ہے لیکن میں نے اپنی عبادت میں کبھی ایسی روحانیت نہیں محسوس کی تھی جیسے میں نے عالمی بیعت کے دوران کی تھی۔

میں اپنے ساتھ محبت اور امن کا پیغام لے کر واپس جا رہی ہوں اور کہتی ہیں اپنی قوم کو آپ کا پیغام ”محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں“ پہنچاؤں گی اور یہاں آنا میرے لیے بڑی قابل عزت اور قابل فخر بات ہے۔

ہنڈورس (Honduras)

سے ایک خاتون ٹی وی اینکر کہتی ہیں کہ میں نے خلیفہ وقت کے خطابات کو غور سے سنا، جلسے میں شامل ہوا، مقررین کی تقریریں سنیں۔ میں اپنے آپ کو بڑی خوش قسمت سمجھتی ہوں کہ ایسا عظیم موقع مجھے ملا۔ بہت سارے لوگوں سے ملنے کا مجھے موقع ملا اور ان میں بے لوث خدمات کا جذبہ دیکھا، عاجزی دیکھی۔ ایسا منظم انتظام دیکھا کہ میں نے آج تک کہیں نہیں دیکھا۔ جو میرا لجنہ کا خطاب تھا اس کے بعد انہوں نے کہا کہ ہنڈورس میں ہم سب کو ضرورت ہے۔ عورتوں کے حقوق کے بارے میں کہا کہ میں الگ سے ایک ویڈیو بھی اس بارے میں بناؤں گی تاکہ لوگوں کو آسانی سے باتیں سمجھ بھی آجائیں۔

ترکی

سے پرنٹنگ پریس کے کچھ مالکان آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے ہماری مختلف کتب اور لٹریچر شائع کیا ہے۔ قرآن کریم بھی بڑا خوبصورت وہاں سے شائع ہوا ہے، آپ نے بک سٹال پہ دیکھا ہی ہوگا۔ یہ پریس والے مالکان آئے ہوئے تھے۔ ان کے ڈائریکٹر کہتے ہیں: اتنے بڑے اجتماع کو جس خوش اسلوبی سے اتنے خراب موسم کے ہوتے ہوئے آپ لوگوں نے بغیر کسی میجر پر اہلم کے آرگنائز کیا وہ میرے لیے

بہت حیران کن ہے۔ پھر یہ کہتے ہیں ایک چیز جو میں نے عجیب دیکھی (یہ بھی غیروں پر اثر ڈالتی ہے تبلیغ کا اثر ہے) کہتے ہیں اتنے بڑے اجتماع میں میں نے کسی کو سگریٹ پیتے نہیں دیکھا اور ڈیوٹی پر مامور کارکنان کی جس طرح فرمانبرداری اور منظم طریق پر لوگ حکم مان رہے تھے یہ بھی ایک عجیب نظارہ تھا کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کا، کارکنان کا، لڑکوں کا، نوجوانوں کا حکم لوگ مان رہے تھے۔

ایک اور ڈائریکٹر ہیں دوسری کمپنی کے۔ کہتے ہیں کہ مجھے جماعت کی اتنی وسعت کا اندازہ نہیں تھا۔ کہتے ہیں نمائش کے دوران جب انہوں نے شہداء کی گیلری دیکھی تو shock ہوئے کہ اس زمانے میں بھی اتنی بربریت اسلام کے نام پر اور وہ بھی ایک مسلمان ملک میں ہو رہی ہے۔ دونوں باپ بیٹا آئے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ ہم بوجہ انتہائی اہم بزنس میٹنگ کے جو جلسہ سالانہ کے دوران ہونی تھی تو ہمارا آنے کا پروگرام نہیں تھا لیکن کسی وجہ سے میٹنگ کینسل ہو گئی اور ہمارا جلسے پر آنے کا پروگرام بن گیا اور یہ ہمارا ایسا بڑا اچھا پروگرام ہوا کیونکہ یہ ناقابل فراموش تجربہ ہے۔

لٹویا (Latvia)

سے جلسے پر آئی ایک سوشل ورکر صاحبہ لکھتی ہیں کہ میں جماعت احمدیہ کے بارے میں زیادہ نہیں جانتی تھی لیکن جلسے کے دوران مجھے اسلام احمدیت کے بارے میں بہت کچھ جاننے کو ملا۔ میں واپس جا کر قرآن شریف کا مطالعہ کروں گی اور اسلام کے بارے میں اپنے علم کو وسیع کرنے کی کوشش کروں گی۔ جلسہ سالانہ کا ماحول بڑا پرسکون اور پاکیزہ تھا۔ ہر چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ تمام کارکنوں نے ہمارا بھرپور خیال رکھا۔ کہتی ہیں جلسہ سالانہ کی مہمان نوازی اور حسن سلوک کے بارے میں تاثرات سے میرا دل بھرا ہوا ہے مگر زبان بیان کرنے سے قاصر ہے۔

ٹی وی پہ بیٹھے ہوئے جو لوگ دنیا میں سن رہے تھے ان کے بھی تاثرات بعضوں کے آئے ہیں۔

کانگو برازویل

سے ہمارے مبلغ نے لکھا ہے کہ ایک عیسائی دوست مسٹر کرائسٹ کو جلسہ میں مدعو کیا گیا۔ اختتامی خطاب سننے کے بعد کہنے لگے کہ اگر دنیا کی ہر گورنمنٹ اس تعلیم پر عمل کرے تو دنیا سے غربت اگر ختم نہ بھی ہو تو کم از کم کوئی شخص رات کو بھوکا نہیں سوئے گا۔ کہتے ہیں جس طرح خلفائے اسلام کو اپنی رعایا کا خیال

تھا اگر ہمارے لیڈر اس طرح اپنی رعایا کا خیال کرنے لگ جائیں تو ہماری دنیا جنت بن جائے۔ کہتے ہیں یہ تقریر سن کے میرے دل کو بڑا سکون ملا ہے۔ کہتے ہیں کہ جس طرح ہمارے خلیفہ نے اسلام کی تعلیم پیش کی ہے دل کو سکون مل گیا۔ پھر کہنے لگے میں نے ہمارا خلیفہ کے الفاظ اس لیے استعمال کیے ہیں کیونکہ آج سے میں بھی آپ کے ساتھ ہوں اور یہ میرے بھی خلیفہ ہیں۔

لٹویا

سے جلسہ میں شامل ہونے والی ایک سوشل ورکر خاتون Egija Uzane صاحبہ کہتی ہیں جب سے ہم یہاں آئے ہیں بڑے خوبصورت اور پُر امن ماحول میں رہ رہے ہیں۔ ہر چہرہ مسکراتا ہوا نظر آتا ہے۔ عجیب قسم کا پُر سکون ماحول ہے۔ مجھے تو یہ فکر ہو رہی ہے کہ جب واپس اپنے ماحول میں جاؤں گی تو وہی پرانی حالت لوٹ آئے گی جہاں ٹینشن کا ماحول ہوتا ہے اور لوگ ایک دوسرے کو گھور رہے ہوتے ہیں۔

آئس لینڈ

سے ایک فیملی فیڈریشن فار ورلڈ پیس کے مشنری پول ہرمن (Paul Herman) کہتے ہیں میرا جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کا تجربہ شروع سے لے کر آخر تک بہت عمدہ تھا۔ تمام افراد جماعت جن سے میری ملاقات ہوئی نرم دل، شائستہ، دوسروں کا خیال رکھنے والے، خدمت کے لیے ہر دم تیار تھے۔ رہائش کا بہت عمدہ انتظام تھا اور یہ سب کچھ تین یا دو دنوں کا اہم حصہ تھا اور اتنی بڑی تعداد کی حاضری کو مد نظر رکھتے ہوئے انتظام بہت اعلیٰ تھا۔ پھر کہتے ہیں کہ میرے نزدیک کارکنان اس قدر تجربہ کار تھے کہ جتنا بھی ان پر پریشر پڑتا انہوں نے گھبرانا نہیں تھا۔ پھر کہتے ہیں شاملین جلسہ کا تعاون بھی عمدہ انتظام کا حصہ تھا۔ مجھے یقین ہے کہ افراد جماعت کے اعلیٰ اخلاق کا عکس ہے جو انہوں نے اتنی اچھی تیاری کی ہے۔ یہ سارا کچھ ہے اور اس کے علاوہ یہ لوگ اپنی تعلیم پر بھی عمل کر رہے ہیں۔ پس یہ اثر جو ہے مہمانوں اور میزبانوں کا جو دوسروں پر بڑا پڑتا ہے۔ تقاریر کے ترجمہ کے بارے میں کہا کہ بعض دفعہ مجھے ترجمہ سمجھنے میں دقت پیش آتی تھی لیکن بہر حال جو سمجھ سکتا تھا میں نے اسے بہت enjoy کیا۔

ہالینڈ

کے ایک وکیل ہیں انہوں نے بھی اسی طرح اپنے تاثرات کا اظہار کیا ہے۔

پھر پیرِ عمانوئیل (Pierre Emmanuel)

ہٹی

کے جوڈیشری پولیس کے نمائندہ ہیں۔ کہتے ہیں احمدیہ مسلم جماعت انٹرنیشنل کے جلسہ سالانہ یو کے میں شرکت کر کے ان مہمانوں میں سے ایک ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ ایک عیسائی کے طور پر اس جلسے میں شامل ہو کر مجھے نہ صرف اسلام بلکہ مذہب کے بارے میں بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا ہے۔ مختلف عقائد، ثقافت، زبان اور منظر سے تعلق رکھنے والے لوگ جن کے رسم و رواج بھی مختلف تھے کس طرح ایک ہی رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔ یہ عجیب نظارہ تھا، یقیناً قابل تحسین اور تقلید ہے۔

کہتے ہیں میں نے جلسہ میں شمولیت کے بعد بہت سوچا کہ اگر احمدیوں کے دلوں میں جو وفاداری اور اپنے مذہب کے احکام و فرائض کا احترام ہے کیا ان کے دلوں میں منافقت تو نہیں؟ تجسس پیدا ہوا تو میرے دل نے کہا کہ احمدیوں کے درمیان بھائیوں جیسی ہم آہنگی لفظ منافقت کو گویا ان کی لغت سے ختم کر دیتی ہے۔ پس یہ تاثرات جو ہیں ہر احمدی کے لیے اپنے ایمان کی حفاظت کرنے والے بھی ہونے چاہئیں۔ کہتے ہیں میں جب اپنے ملک واپس جاؤں گا تو محبت، امن، ایک دوسرے کا احساس، ایمان، اطاعت اور صلہ رحمی کا پیغام لے کر جاؤں گا جو مجھے ان تین ناقابل فراموش دنوں میں ملا ہے۔

پھر ایک نو مباحث ہیں

آسٹریلیا

سے بلال قودن صاحب۔ کہتے ہیں ہمیشہ یہ احساس میرے ساتھ رہے گا۔ حیرت انگیز دن تھے اور نظم و ضبط کا مظاہرہ اور محبت اور بھائی چارہ میں کبھی بھلا نہیں سکتا۔ کہتے ہیں عالمی بیعت میں بھی شامل ہونا میرے لیے ایک نیا تجربہ تھا۔ اسی سے میری روحانیت میں اضافہ ہوا اور ایک تسلی ملی۔

مایوٹ آئی لینڈ

سے یونس صاحب شامل ہوئے تھے۔ کہتے ہیں جلسہ میں پہلی دفعہ داخل ہوا تو میرے دل پہ ایسا زور پڑا جیسے کسی خاص طاقت کا میرے پر نزول ہوا ہے۔ جلسے کا نظارہ دیکھ کر میں دنگ رہ گیا۔ کہتے ہیں جلسے کے

بارہ میں سنا تو ہوا تھا؛ شامل ہو کر تو بالکل ایک اور ہی نظارہ تھا۔

پھر

جلسے کا انتظام سن کر بیعتیں بھی ہوئیں۔

گنی بساؤ میں ایک شخص نے جلسے کا انتظام دیکھ کر بیعت کی۔ تزانہ سے امیر صاحب نے لکھا ہے کہ وہاں بھی ایم ٹی اے پر شامل ہوئے اور بیعت کی۔ موسیٰ صاحب کی شادی 1970ء میں غیر از جماعت خاتون سے ہوئی تھی اور ان کی کوشش تھی، دعا بھی کر رہے تھے کہ اہلیہ اسلام احمدیت قبول کر لے لیکن خاتون نہیں مان رہی تھی۔ اس سال جلسہ کے دوران وہ فیملی ایم ٹی اے پر جلسہ دیکھ رہی تھی۔ ان کی اہلیہ بھی ساتھ دیکھنے شامل ہوئیں، عالمی بیعت میں بھی شامل ہوئیں۔ عالمی بیعت کے بعد انہوں نے کہا کہ اس جلسہ نے مجھ پر ایک خاص قسم کا اثر کیا ہے اور خلیفۃ المسیح کے خطابات نے میرے اندر ایک عجیب سی تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ میں نے عالمی بیعت سے پہلے سے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب میں احمدیت میں شامل ہو جاؤں گی چنانچہ اس طرح جلسے کی برکات سے ان کی اہلیہ بھی احمدیت میں شامل ہو گئیں۔ اس طرح کے بہت سے واقعات ہیں جو جلسے کے بعد موصول ہوئے اور اب بھی موصول ہوتے رہیں گے۔ جلسے کی کارروائی سن کے جنہوں نے بیعت کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ میں نے کہا بیشمار تبصرے ہیں اور اظہار خیال آئے ہیں۔ بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ اس جلسے کے ایسے نتائج ہوں جو احمدیوں کی زندگیوں کو بھی ہمیشہ کے لیے اللہ تعالیٰ سے جوڑنے والے ہوں۔ ان کے ایمان اور ایقان میں اضافہ ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں اور غیروں پر بھی ایسے اثرات ہوں جو صرف وقتی نہ ہوں بلکہ مستقل ان کی آنکھیں کھولنے والے ہوں اور وہ اسلام کی تعلیم کو ہی اپنی اور دنیا کی نجات کا ذریعہ سمجھنے والے ہوں۔

میڈیا کے ذریعے سے بھی جلسے کی کارروائی دیکھی اور سنی گئی

جس سے اس مرتبہ بھی کافی وسیع طور پر تعارف ہوا۔ افریقہ کے براعظم میں چوبیس چینلز نے تقاریر دکھائیں میری تقاریر خاص طور پر ساری دکھائیں۔ کئی ملک اس میں شامل ہیں اور چالیس ملین سے زائد افراد تک لوگوں نے اس کو سنا۔ صحافیوں اور میڈیا سینٹر تیار کیا گیا تھا ان میں تیس میڈیا ڈائریکٹرز اور صحافی شامل ہوئے اور روزانہ کی بنیاد پر رپورٹس تیار کرتے رہے۔ اس طرح

کل 72 نیوز رپورٹس تیار کی گئیں جو تقریباً پچاس ملین لوگوں تک پہنچیں۔

اکتالیس ویب سائٹس سے خبریں نشر ہوئیں اور ان ویب سائٹس کو پڑھنے والوں کی تعداد بھی انیس ملین بتائی جاتی ہے۔ جلسہ کے متعلق اخبارات میں شائع ہونے والے مضامین کی تعداد پندرہ ہے۔ ان کو پڑھنے والوں کی تعداد بھی پانچ ملین بتائی جاتی ہے۔ مختلف ٹی وی چینل کے حوالہ سے چودہ خبریں نشر ہوئیں۔ انہیں دیکھنے والوں کی تعداد بھی بیس ملین بتائی جاتی ہے۔ ریڈیو سٹیشنز پر سینتیس (37) خبریں نشر ہوئیں۔ گذشتہ سال تینتیس (33) تھی اس سال سینتیس (37) ہوئی اور آٹھ ملین سننے والوں کی تعداد ہے اور اپنے خیالات کا اظہار بھی لوگوں نے کیا اور بیس لاکھ لوگوں تک پیغام پہنچا۔

بیشارٹی وی چینلز ہیں۔ اس میں بی بی سی وغیرہ بھی شامل ہیں۔ یو کے کے بہت سارے دوسرے نیوز کے چینلز شامل ہیں۔ دنیا کے اور بہت سے دوسرے ملکوں کے چینلز شامل ہیں۔

بہر حال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسے کی خبریں پہنچی ہیں، جماعت کا تعارف ہوا، اسلام کا تعارف ہوا اور ہر لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے اس جلسے کو بابرکت فرمایا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں عاجز اور شکر گزار بندہ بنتے ہوئے ہمیشہ اپنی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے اور ہمیشہ ہم جماعت سے ایک خاص اور پختہ تعلق رکھنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں۔

(روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 25/ اگست 2023ء صفحہ 7۳2)